الحمد لله والمنة که درین زمان میمنت توامان

اختر مبین

۱۳۰۲

فی تخمیس

مدیح خیر المرسلین

۱۲۹۳

خمسه تصنیف مہر سپہر سخنوری رشک خاقانی و انوری جناب مولوی سید محمد کاظم حسین صاحب شیفتہ کنتوری بر قصیدۂ نعتیہ سرآمد اہل کمال شاعر اعجاز مقال جناب مولوی محمد محسن صاحب محسن کاکوروی

در مطبع گلزار دکن باہتمام یوسف علیخان در بلدۂ حیدرآباد طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آج کل ہند میں بیساکھ کا جاری ہے عمل
جا بجا ترشح ابر سے برسے میں جل تھل
ہندو ہیں غنچے [illegible] ہیں پہ بیچ
سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل

[illegible] غنچہ دہان [illegible]
بات میں [illegible] دل [illegible]
[illegible] بول رہی ہیں بیابان [illegible]
گھر میں اشنان کریں سرو قدان گوکل

برق کی کاندھے پہ لاتی ہے صبا گنگا جل
جا کے جمنا پہ نہانا بھی ہے اک طول امل

مصرع

ہائیں ہونی نہیں ہم کو بہت ہیں اپنی ابھی
بھاؤن کیا کر کے لئے چال یارون میں ابھی
جب سے لگی ہو او ناؤن کی دوڑ تن میں ابھی
خبر اڑتی ہوئی آئی ہے مہابن میں ابھی

کہ چلے آتے ہیں تیرتھ کو ہوا پر بادل

مصرع

ابھی رحمت کی برسات کہ خالق کی نگاہ
ایک ابر حبشی آیا ہے شامہ مر دیکھا
ناگہ صف بستہ چلی آتی ہے باران کی سپاہ
جانب قبلہ ہوئی ہے یورش ابر سیاہ

کہیں پھر کعبہ میں قبضہ نہ کریں لات و ہُبل

مصرع

صبح کو سوئے فلک آئینہ ہے جب سے کی واری
نور کو رشک ہے کہ چھایا ہے شفق کی لالی
اب تو ہے ہم کو نہ عید کی جھالی
کالے کوسوں نظر آتی ہیں گھٹائیں کالی

ہند کیا ساری خدائی میں بتوں کا ہے عمل

مصرع

جب سے ابر ہوئی آتش
جب چلی ہوئی ہاؤن ہے آتش
سینہ بجلی کا ہوئی ہے آتش
ہم نہ یا سکے ضرور ابر ہیں ہوئی ہے آتش
دیکھ کے بجلی جو پڑی ان لیے جل میں آتش

ابر چوٹی کا برہمن ہے لیے آگ میں جل

۱۳

رعد بادل کی ہیبت سے کو جلوں میں عالم
بجز روز نہ کہنے کو عطارد دور از فہم
تو ہجت میں پیکاں ابر میں سب پر حاکم
اپنی پٹی ہیں بلا ظلمت میں ہے اعلیٰ ناظم

برق بنگالہ ظلمت میں گورنر جنرل

۱۴

ابر کی جاری کی زبان پہ ہی جاری ہی سخن
اتنے وقت پیاروں نے سبزے کی بھی جا بجا ہی سر چمن
اودھ جی میں پیڑ سے گرفتار غم و رنج و محن
ناسمجھے بعقبی سمن کا سر بعد و زن

سینۂ تنگ میں دل گوپیوں کا ہے بیکل

۱۵

ناچ آیا ہے آدمی تی افتاد پڑی
بلبل کو ہے تشویش بڑی
سب یاران ہے جھڑی
سر ہے ابر ہے جب گھڑی
رات دن تر میں سبھی دو چار گھڑی
بیکلا کے ہیں

پندرہ روز ہوئے پانی کو جنگل جنگل

۱۶

بیٹھی گنگا کی لطافت سے سرو تن بن بن
اور کھا بیکہ میدان سمن گلشن بن بن
بارشی آگ کی سرو ہے سلونوں کی بہمن
راجھیاں

تار بارش کا جو ٹوٹے کوئی ساعت کوئی پل

١١

پڑ برساون کی صدا ہیں کہیں چھوڑا
کہیں پانی ہی نہیں سب خالی جل
گردش چرخ نے کیسا یہ کیا ہے رنگ
ہوئی ادل بدل
بن میں لیتی ہیں جنگل میں اب
تری ہیبت سے پچھوا بھی ہوا [illegible]

نہ بچا کوئی محافہ نہ کوئی رتھ نہ بہل

١٢

وہ دھڑکا کہاں باد صبا کے جھونکے
خلق میں آ عذاب کے جھونکے
چلتی ہیں کی ہوا کے جھونکے
[illegible] بالا ہیں ہوا کے جھونکے

بڑی بھادوں کی نکلتے ہیں بھر گنگا جل

١٣

آگے دریا میں [illegible] کی بارش کو
دریا کر ہیں الا
[illegible] میں بارش
[illegible] ہیں تار

نوجوانوں کا سنیچر ہے یہ بڑھوا منگل

١٤

خضر بھی طوفان کی بنتی
ندی بہتی
ایسی [illegible] ہیں
[illegible] بستی

بحر اخضر میں تلاطم سے پڑی ہے ہلچل

[illegible]

ہاے ظلم بیداد کی یارب ہے یہ شان حالی
کیا تب وہ بلبل ہوتی ہو صحن گلستان خالی
انقلابوں کی کبھی بنیاد کی ہے ڈالی
نہ بیان آ کہتی ہیں لب کبھی پہ ذرا حالی

لالۂ باغ سے ہندوے فلک کہ سیم کسل

[illegible]

واعظ شہر نظارہ کی عجب ہی ہے شب
ایک ساعت سا ہو گا زرا بیان ہے شب
کیا ہی ایجوبہ نکلا ہے کہ جہنم ہے شب
نہ بیان سے کچھ ہو سکی ہی کی ہے شب

چشم کافر مین لگای ہوی کا ذکا جل

[illegible]

کیا جنون خیز ہوا پھر ہی کہ خالق کی امان
نہ ہے کیسے زدہ ہوا سے نہین انسان
نسل مجنون کے ہوئے آن اجیان
رہ گئے صحرا میں گہر ہو عیان

لیلی محمل مین ہی ڈالی ہوی منہ پر آنچل

[illegible]

وضع گردون کی بیان مین نہ بیان ہے اے دوست
سبزہ گردون نہ بسا ہی ہو بہت
آسمان میں چھایا دل ہوا بہت
جب یا ہی تصیبی سے لگی ہی سب

یا کہیں اگی ہی بہت پہ بچھای کمل

۱۹

بلبلان جنکی ہین گلشن کی عطارد اونکی ثنا خوانی مین ہید
آنکھین جنکی ادھی حسرت زدہ
جنکا ناظر تھا سب بحر نظر و ناامید
نشتر کی جہپکے تماشا سب بحر نظر و خورشید
ہی جہان سب بحر نظر [illegible]

۲۰

ہو گیا یہ دنیا زمین گرد کدورت مین نہان
اب تو خانہ زہد حیرت مین نہان
مردم دیدہ ہوا آنسو ظلمت مین نہان
روز روشن کی ہوا شب [illegible]
نور کی تیلی ہوئی پردہ ظلمت مین نہان

ہی یہ اندھیر مچا ہی ہو کے تاثیر زحل
چشم خورشید جہان بین مین ہین آثار سبل

۲۱

آج [illegible] کھلا دی تیغ
[illegible] تیغ
[illegible] تیغ
[illegible] تیغ
[illegible] تیغ

۲۲

باغ مین فصل بہاری کا یہ [illegible]
[illegible] بلبل [illegible]
[illegible]
[illegible] پہونچی
[illegible]

گرچہ پروانہ بھی ڈھونڈھا او سے لیکر مشعل
جگمگیا منزل خورشید کی چھت مین جل

مصرع

ہے سماں یہ کی یہ حالت بھبوکا کرن تیغ کی
جا بجا یہ بلندی پہ چمک سے اڑتی
جا بجا برق یہ چلتا ہے ہوا میں ورق
لالہ معنی میں ہے وادی کی ہوا مضطرب
اب بھی چل ہے یہیں کھلا وہ

برق سے رعد یہ کہتا ہے کہ لا نا مشعل

مصرع

آنکھ سے گرمی عشاق کے آتش ناک ہے
دل ارمان ہے جب آنسو ٹپکے سے چالاک ہے
فصل بہاری ہے سے بیتاب کیا مٹی ناک ہے
اشعار بیت ہے معیار ہی رنگ کیا مشتاق ہے
مضطرب ہے

زر محلول ہے اخگر تو کھرل ہے منقل

مصرع

کہیں پتا ہے سینہ کہیں سر جھٹکا ہے
شب جو بیتاب ہے چمکی ہے جھپکی
کرنی چمن کا ہے کا ہے بیکلی
لالہ ہے کہ صاف ہے بیکلی اور حرارت
جیسے کہ ہوئی بجلی جلا اور حرارت

قلعۂ چرخ میں ہے ہول بجلیاں بادل

مصرع

کبھی جھونکا جو صبا کا کبھی آ جاتا ہے
صاف جنت کی یہ تصویر ہیں گرتا جاتا ہے
کبھی کالا ہے تیا ل اثر آ جاتا ہے
آئینہ ہے شوق کے بہا جاتا ہے

ہے کہیں تصویر سی گرتا نہ کہیں دیکھ سنبھل

مصرع
سنبلہ میں ہوا زن آتش سر پیدا
کھیت بھی سب ہے
ہو گیا چاندنی کا [illegible] میں پھولی
کہ بچھا جاتا ہے جب کیا ہے ستارہ
تر پیشوں کا [illegible]

شاخ میں کاہکشان کے نکل آئی کونپل

مصرع
صورت مجبوب ہے نغمہ بلبل و مینا
سے ہر ایک گل میں ہیں پیدا انداز
عارض یار پہ ہے اڑاتی پرواز
طول کو سیب ہے سال کی ہے اور ای عمر دراز
خضر و ہے زمین بسنبل بنوا ری

پھول سے کہتی ہیں پھلتا رہے گلزار امل

مصرع
باغ میں کبک کی چھوٹ سے آ کر جھمکا
ابر چلا وسیں ہیں جنگل سے نسیم گلشن
لہو میں چلی ہے تیہو کی صدا ہے برسا
نہ سہی ہرن کی ہے سنبل کی گلشن کی ہوا
سہمی سہمی سی ہو جاتی ہے

دیدۂ نرگس شہلا کو نہ سمجھو احول

مصرع
چمن
الله الله رے اعجاز سبب حسن
جیسے نازو سے ہے نظم نصیب
پھول وہ ہے کہ بن ہے گل نسترن و سمن
خط بستان ہے

نخل اودی مومی سے ٹپکتا ہے عسل

٣٥

نئی جوبن سے بڑھا ہے جو پامال سبزہ
سبزۂ بیگموں کا اوڑھا ہے کہیں دل سبزہ
لہلہاتا ہوا دیکھو لب ساحل سبزہ
کہیں لپٹا ہے جو جنگل سے مقابل سبزہ
چرخ پر بادلا پھیلا ہے زمین پر مخمل

٣٦

لگی ہوئی باغ میں لالے نے جو پائی ہے جلن
سوسن باغ میں مشغول ہیں گل سے ہیں سخن
گرد غنچوں کے جو منقار دوان ہیں سب کے
پھر بیان وصف چمن میں ہیں ہر اک اہل چمن
طوطیوں کی ہے جو تضمین تو بلبل کی غزل

٣٧

صحن گلزار میں اڑتا ہے جو ہر سمت گل تر
آب کی سطح پہ بکھری ہیں بنا صفحۂ زر
باغ ہے نسخۂ قدرت کا مطلا دفتر
تختۂ زمین جو گلشن میں بیاض آئی ہے نظر
مصحف گل کے حواشی پہ طلائی جدول

٣٨

عکس سے بھی کیا بادۂ گلگون پیدا
خوبی تاک سے جلا آتا ہے مستی پیدا
حسن لالہ و گل سے ہے جو ہر دل پیدا
تختۂ کیاری بھی گلشن میں ہے پیدا
چھڑکو نے کے ہو ذوق سے گل پر سنبل

۴۳

گل سوسن پہ آرائیل جنس کا ہے گمان
بیدون کی بھی شباہت ہے اتفاق عیان
سر بانا خون کی ہیں اب سے ہیں اجلاس تبان
جس طرف دیکھیے ہے کی کھلی ہیں کلیان

لوگ کہتے ہیں کہ کرتے ہیں فرنگی کونسل

۴۴

ہے بسنت گل
نسیم سحری سے اڑتی ہیں جب
بلبلیں ہوتی ہیں نغمہ سنج
رنگ ہیں فاختہ ہیں تھیّا ہنسیں
زعفران کے ساتھ ساماں ہیں
تیار ہیں پھول ہیں خشخاش بھی ہیں

سب ہوا کھاتے ہیں گلشن میں سوار اور پیدل

۴۵

صحن باغ میں ہے وصل بہاری نعمت
جس میں ہے حسن کی بستی
سطح پر بادل کے
ذوق آنکھ پھولوں میں نالہ
اودھی ہیں مزار اور

سر زمین دیکھی پھول آنے لگے پھول میں پھل

۴۶

باغبان لوگ ہیں چو دا جب نسیم
تیار ہے پہ بار جھکی پھر نظیم
گلہ سوار ہیں و
پھول ٹوٹی ہوئی

یا سر کرتے ہیں ٹہلتی ہوئی گلگون کوتل

۳۹

ایسی سرسبز ہون وہ تسون خضر کے دیکھا مین تمنا حسین
[illegible] دیکھ کر انگڑائی مین تمنا حسین
حضرت خضر نے پڑھا مین ثنا حسین
سبحان اللہ کے وہ نادرہ [illegible] بیکل آمین ثنا حسین

صورتِ خضر زمین نظر آتا ہے خلل

۴۰

[illegible]

شجرہ آہ رسا مین نکل آئی کو پل

۴۱

غنچہ کی ہے عجب حال مین نئی شوخی ہے غضب
نرگس [illegible] جب کہ ہے محبوب یہ عجب
[illegible]

چمن حسن سو لالا اوڑ گئے بنکر ہریل

۴۲

ہر سنبل جو [illegible] سر کھلے
[illegible] رنگ سلیمان کی طرح
ترنم [illegible] انسان کی طرح
صاف [illegible] تیار انسان کی طرح

پر لگائے ہوئے مژگان صنم سے کاجل

مصرع

وہ بلبل کی آہ و صبا و ہوا باغ سے دور
پھول ہیں جا بجا جائے ہوئے ہیں مغرور
الحمد للہ ہے اس فصل میں اک جوش سرور
خندۂ گل قابلیں سے ہوا شور نشور

کیا عجب ہے جو پریشان ہے خواب گل

مصرع

تازیانہ کا ہوئی بار نسیم آئی حسینوں کی بہار
جب کہ آواز طرب خیز ہے بیدار ہزار
بلبلیں مرغ کی لگا ہیں ہوا جوش بہار
تاج نشیمن و ہوئے مری سے کہو چھیڑیں ملار

نونہالان گلستان کو سنا سے یہ غزل

مصرع

قسمت عاشق بیمار عجب پھیر میں ہے
اختر طالب دیدار عجب پھیر میں ہے
خواب کب ہجر میں آیا ہے عجب پھیر میں ہے
طرفہ گردش میں ہے تقدیر عجب پھیر میں ہے

سرمہ ہے نیند مری دیدۂ بیدار کھرل

غزل

مصرع

دوڑتا ہے طرف جنگل و دریا بادل
کیا ہے طوفان اٹھاتا ہے یہ تنہا بادل
نین تنہا ہی چھوڑ دل میں ہے سیہ جا بادل
سمت کاشی کی گیا جانب متھرا بادل

تیرتا ہے کبھی گنگا کبھی جمنا بادل

۳

سرمہ گل مین ہو گیا رنگ بدلتا بادل
سبز بھی کالا ہے کبھی وقت ہے گورا بادل
بن بن کے گلے ہو گئی وہ دیتا بادل
ہمت کاٹی ہو گیا جا بجا بکھرا بادل

برج مین آج سر کشن ہی کالا بادل

۴

آج نوشہ بنا دولہا کے ہی جب بکھرا بادل
سہرا آیا ہے جب اٹھا کے زرا لا بادل
سہرے مین بنا ہے گوری و دولھا بادل
بیاہ گل کی لیے ساتھ ہے دولا بادل

برق کہتی ہے مبارک تجھے سہرا بادل

۵

چھپ کے چھپکے ہے چاند کے پیچھے اڑا بادل
اب پھلا بیچ گوری نازہ سے نور وبا بادل
سرکھین سے سپید ابادل
برج وادی مین ہو کے سرگل و منجھدا بادل

رنگ مین آج کنھیا کے ہے ڈوبا بادل

۶

گل مین نغمہ و بہار آ رہی ہے بی
سرمین بیداری کی ہے گرد مین جاری
سبز سے دیکھی ہی کی جبنی
چشمہ نظر آتی ہے بھی

روپ بجلی کا سہرا ہو و پہلا بادل

۵۱

وصف عالم بالا جو ہیبت پایا ہے
شہسوار ہے کسی شان انداز یہ دکھلاتا ہے
ابر پیچاں الٰہی یہ جوش بیخود ہوا اتراتا ہے
چشمۂ بجلی کی چل پھرے سے نظر آتا ہے

سبزہ چمکا سے ہلاتا ہوا ابر چھایا بادل

۵۲

خال گیسو ہیں تیرہ مری آنکھ جا بجا سیعون
خال کی آنچل ہے جھپٹ جا بجا سیعون
روئی مہر چھپانا ہے کی جھلک جا بجا سیعون
بجلی دوچار قدم جھلکے لپٹ جا بجا سیعون

وہ اندھیرا ہو کہ پھرتا ہے بھٹکتا بادل

۵۳

جوش باراں سے معمور ہیں جو جو زمین
قطرے باراں کے نظر آتے ہیں نگینے
بن جائیں ہیں راجن اج سے کھانے کا ہیں
جب بجلی چمکے ہے بھنا ہے

ہو قسم کھا ہو اوٹھائے ہو گنگا بادل

۵۴

آسمان اور زمین کا ہے بدل نقشا
جنگل حسن ہے وہ بھرا سا اخضر چھا
لالہ پھولا ہو بنا وادی ایمن صحرا
چشمہ بھرے ہے عکس ز رنگیں سے وہ

پر تو برق سے ہے سونے کا بجرا بادل

دوہا

جب اک ماہ اتفاق سے ہوا ابر روپوش
جیسے مہ یار کی مشتاق ہو آوارہ سے گردوں
بستی طوفان ہوا آنسوؤں میں اپنا جوبن
رہی آنکھوں میں سماتا ہیں یہ جوبن جوبن

کسی بیدرد کو دکھلائی کرشما بادل

دوہا

کہہ تیوروں کے سے اپنا چھپانا بجلی
سکھو مہ زینہ دکھلائی ہے تجلا بجلی
ابر کیا چیز ہے بتلاؤں نہیں کیا بجلی
کھینچ دل کا اڑا یا ہوا نقشا بجلی

چشم پر آب کا دھو یا ہوا اجا کا بادل

دوہا

ایک جاناں میں ایکی ایسی ہوئی حالت میری
ہم سبھی ہی ایمن یو سے ہیں ہو کی آرائی
نیچی طوفان میں تن بہا ہے میں یہ بتا بالی
دل بیتاب کی لاو ملی چھب بجلی

چشم پر آب کا ہے ایک کرشما بادل

دوہا

وعدہ کی آرزو ہے جو ہو کا دارسا ہی آی
اور یاری کے عوض ہوں ہی دم ہر آب
اپنی قدرت نہیں پھر ہو بھلا کہ پاپ
اپنی نظروں کی لا انکا اشک ہی چھب جاب

میری آنکھوں کا ہی اوترا ہوا صدقہ بادل

[illegible]

یہ مرا دل ہے یہ میرا ہے کلیجا بادل

[illegible]

نغمہ سنے کا مرکیش کنہیا بادل

[illegible]

لیے آتا ہے تنا دو سے کا مدعا بادل

[illegible]

چشمک ق ہو کرتا ہے اشارا بادل

مصرع

تیغ فرقت و زخم دل ایسی کاری

جان کی ہاتھ محبت کی رہی بیماری

آہ و نالہ سے ہوکر ہے آنسو جاری

دیکھا کر ہیں چمن کی فغان و زاری

نہ گرجتا کبھی ایسا نہ برستا بادل

مصرع

کہ ستارہ دیکھے آرا

وہ تم سے اور نکلا ہے چمکارا

[illegible] آیا

گر جو بیا [illegible] شعر جو آیا

جامِ خورشید مع میکدۂ برج حمل

مصرع

مطلع ثانی سے گلستان میں جل

پھر ہوا اور لالہ سے گل چہرہ جانی بدل

کہ نکلا جی کے مضمون سے مل

آرزو شانہ بکا بھی مطلع مجنون عزل

پھلا جانا ہے صبیح کی سے بطرف غزل

کہہ ہی چکر میں تجنگو کا وہ باغ مخمل

مصرع

یہ ساقی ان یہی وصل ان نپن شراب

تیری جھپ سے کلب ہو کی کبھی ب

زینت سے نیلوفر سے سر

جو سری ساغر کے کھلا ہو کے گلاب

یہ بینہ من گلابی ہو کے کھلا ہو گلاب

پھول کیوڑے کا کھلا ہو کہ کھلی ہو بوتل

٤٧

قطرے بادہ کہیں سینی میں جو آنکھوں سے گرا
پہ طبیعت پہ لگی گو بادہ
پنبۂ جام الگ آب کی آگ کی کھا
ناچ ہوا دی ہی میں مستوں کی تماشا کو جو
جام بادہ یہ کہے میں کہ زردوں کو بھیچ

دست بے جام سے کہتی ہیں کلیجوں کو نہ مل

٤٨

نغمۂ بلبل و صدا آگا سے کی
ہو عیاں بس قفس سے دکھلانے کی
کلک طاؤس کا ہو پر سے ہوا اڑی
خندہ زن پھول ہیں شادی ہی بہار آئی
کہیں قمری نے گریباں سے چھپا لے

غنچہ کہتا ہے لجا لو سر کہ گلشن سے نکل

٤٩

چھوڑ دوں دن کے منہ کا ابتیاد
فیض ہستی کا عام آئے بادہ کشتی ہو جا
بزم میں نعل جو زنداں کی نہیں نظر آیا
گرد ول آگ کی ہی سنگدلی سے پیا

کشتی مے کو بنایا مرے ساقی نے کھرل

٥٠

طے عجب جا ہے فصل بہاری کا پہ شب
کہیں آئی ہوئی ہے فصل جیسے ہو بیکو
پیر ہر دن کی بلی آئی ہے بہار
جو بھی نعرہ وجین جو بھی باری بن
میں زیستن کی صورت ہی جو بیا دن

شغل میں چاک گریباں کے ہی جو ہاتھ ہو شل

اشع

حسن خلق اور ادا گل غمزہ کے لیے
نازو عشوہ ہی ناز و انداز سودا کے لیے
شوخی چہرے پہ خط ابرو و دل وا کے لیے
صحو کلام کو ہی یہ ہے گویا کے لیے

سر بازار نہ بکنے لگے سودے کا خلل

مصرع

صیقل طبع مضمون کی ہے زیب کلک
زور بازو ہی کو ہے زیب کلک
ہاں بکیں شعر ان سے ہوتا ہے جب زیب کلک
سخن شعر ان خیز ہے لطف میں ہے صرف ادب

کہ سیاہی سے ہی ہر حرف کو سودے کا خلل

مصرع

آج جی دل پر ہو بیعہ خاطر جمعی ل
اور جس میں ہستی ہی ایں کیا پایا جو طبیعت و لکو ہے صنعہ
جب ہستی کا سارا ہیں سے ایسا بھی ل
مو کشش سے ہی جمع سب بکہ کا جیو ل

چلتے چلتے جو قلم ہاتھ سے جاتا ہے نکل

مصرع

جملہ اشکال میں جسے لکھا ہیں ایں اجلی کی جب
کا ہے کو دوست میں باطل کی نادانی کی جب
ایسا الفاظ سے مطلب ہے یہ بیدی کی جب
ہوتی جنگ کو نہ اشا کی نہ املا کی جب

ہو گئی نظم کی انشا و خبر سب مہمل

نظم

کہیں گل کی ہوا اور نہ وہ ابر ہے سے کچھ بعد
سے کہیں ترتیب ہیں پر بہار نہ کہیں جاہ کا وہ
سے کہیں سے عرق طبیعت سے طور
سب ہیں ابو عرق سے کھلا سے پہلا اور
بہت سی پچھا اور ہی ابوالہم

نظم

سچی جیل ہوئی ہے سے ہیں سچے پانی
کبھی خشت ہیں سے فلک سے عیسی ہے
سے زر کو ہیں لا سے کبھی دریا ہے
کبھی سے کبھی جنا ہے
کبھی گلی ہیں سے بھاگتا ہے
کبھی تنگ ہے
کبھی

لفظ بے معنی ہیں اور معنی ہیں سب بے اصل
گھٹا گھرا کبھی گذرا کبھی سو سے چل

نظم

سے کمر اور کچھ
جمعہ و جرابات حد سے اور ہیں
سے کی پیشتر ہیں کی سے
سے کبھی سے کبھی ہیں وہ
ہیں کبھی نہ ہیں سے اور اس ہے
سن کر نہ ہوا

نظم

سے فلک
سے نیتی ہے ریب
نغمات سے فرو سعت ریب
ذوق طبیعت دیب
راہ ملنے سے سے کی سبیل
سے کی منزل مقصد نسیب
محفوظ ہے قلعہ نہ

کوئی مسند نہ بچا اوس سے نہ کوئی مستل
نہ بچا خاک اوڑانے سے کوئی دشت و جبل

۸۰

اجالا ہے ترا جلوہ سے شمع بہار
رکھتا ہے سب میں عجب زلف و نگار
تو تجھکو بھی دکھلا ہے اسکی بہار
باغ معنی میں نظارا ہے اسکا بہار
ان سے ہے آئینہ اور ہے جو بہار

ہوئی آئینہ مضمون کی دو چندان صیقل

۸۱

طبع جیسی زمانے میں ہے اس کا چمن
گل سی ہے سبھی سی یہ چمن
سیکھ لے نقش میں
تعلیم بی اس بیان انسی نیو ہی سخن
سر ورد اور نسب بعد اراں

ہاتھ مین جام زحل شیشہ مہ زیر بغل

۸۲

با وفا ہے تری او جب سے اوسکی لپٹ
سرو پیچ ہے اسکا ہے خود مینا کی لپٹ
سرو ہیں گے یوں لپٹ
نظارہ ہے چمن میں جسکے بیان گل سی لپٹ
رنگ معنی سے لبریز

تا کنا ہے تو ثریا کی سنہری بوتل

۸۳

اے قمر زاہد ہے جگہ ساقی وفا پاون
سرمستی ہے انسی تھا یہ بیٹھا پاون
سرمستی تھا تھا سب ہوا پاون
سر کی خدمت میں زلف پر ہے بیٹھا پاون
رنگ

کہ تصور بھی جہان جا نہ سکے زرق کو بل

مصرع

کہین سبزی و بلندی کا تھا نام و نشان
کہین بہت سے گلہای خوبان
کہین چمن کی چار طرف جلوہ عیان
کہین باب کے جلوہ نما
وداون اگلے دن کہین ہر طرف
یعنی اون نعرے سیدان مین ایک بہشت جہان

مصرع

کہین بہاریں نور کا اور نور کی ساری تجلی ہین
کہین نایاب جواہر کا ہجوم نور ہین
کہین سلسبیل کی طرف کہین اس طرف
کہین باغ کا ہین اور کہین اور ہین

خرمن برق تجلی کا لقب ہے بادل
کہین بہتی ہوئی نہر لبن و نہر عسل

مصرع

کہین اون حمید کا ورد اور کی مشغول و سجود
کہین رباع نظر آیا کہین دیکھا سجود
جبکہ کانون سے اس کے نکلا ورد
نہ یہ اوسی سے کا ورد

مصرع

کہین حور بن نظر آئی کہین جھپکے بن سے
کہین غلمان کہین بہشت کہین
کہین جنگل کہین استادہ کہین
کہین حیران کہین

بہر تسبیح خداوند جہان عز و جل
کہین رضوان کا کہین ساقی کوثر کا عمل

٩٣

لعل و یاقوت سے کیا ہین کشانے
تیغ ادوار ابدار ح سمجھو پروانے
ثبات انسان کی بھی اور سے کوئی کیا جانے
سر بخشی سے ہی جست نشان ہو جانے

اک طرف مظہر قدرت کے عیان شیش محل

٩٤

کیا بیابان ہوا جوان سمجھو ان و بیکھو پتہ ہے
بیجی با ب سمجھو نہ بچال سرعت
ہین یہ بھی سمند ار
نیان بجلی و صد لطف
شمس ہین بجلی سبطلوع سی

بے نیازی کے ریاحین سے مہکتے جنگل

٩٥

صوفی و دولت اپنے سے ہین جیسے شیش محل
نظر رحمت الہیا سے ہین جیسے فیل
طالب طالب و دیدار سے ہین جیسے پیر پیل
عاشق جلوہ جلالی کے ہین جیسے جبل

ناز معشوق کے پردہ مین کہین حسن عمل

٩٦

سرخ ہین بہت کہ جہان پات پات
سرخ و سبز کہیں کالی و کہیں جمال پات
مثل معشوق نیکے بال پات
سر نیا پہول کہلا نیکا بال پات
باغ سبز چمن ہین سبز نہال پات

انبیا جسکی ہین شاخین عرفا مین کو پہل

رباعی

عالم راز خفی و واقف اسرار جلی
عاشق است و معشوق خدای ازلی
با بیان شفاعت و قرشی مکی
گل بوستان رسول مدنی عربی

زیب دامان ابد طرهٔ دستار ازل

رباعی

سرور چمن و بی داغ نقصان و ضرر
بہار خلد و شمع بالاک حوض کوثر
باغ ایمان کا شمع گلشن دین کا
روح زینت کا ثمر نخل دو عالم کا

بحر وحدت کا گہر چشمۂ کثرت کا کنول

دوہرہ

شمع محفل ہیں خلق بزم نصیب
سب کا سبد ادنی اور یہاں [illegible]
سب کی صورت ہے احد کی نصرت
سیدوں میں سب کا بے مثل
بیکسی اور بیکسوں کا شاہ ہے

نہ کوئی اُن کا مماثل نہ مقابل نہ بدل

دوہرہ

حسب زمانہ کا سب بیاں
ہاتھ میں چلتی ہے [illegible]
ایمان کا جوہر
ایک ہی صورت شرف کا
موج دریا کی صورت

شمع ایجاد کی لو بزم رسالت کا کنول

سرور صفدر نشین یا دین یاور شہ جن و بشر نصیب
صاحب تاج و نگین شفیعی قوا ــــــ
ماہ برج صدق آفرین مہبط انوار مبین
ناسخ ادیان ہیں وہ نبی خوش بیان

حامی دین متین ناسخ ادیان و ملل

شوق سے دی ہے صدا مست ہیں شیخ و جوان
بیضا میں شیخ ... ٹوٹے ہے
نازنین نور فضا
جمال نامی آنکہ مطلع ابر آسمان

وجد میں آکے قلم ہاتھ سے جا نہ اوچھل

افضل شاہ جہان میں ہیں وہ جہان آپ کا
شیخ سنت اسعد صحن رسول کا
شیخ شان آسمان
ناج ایمان ... عالی جاہ
نعت اعلیٰ ... میں ...

چار اطراف ہدایت میں نبی مرسل

نطق میں ... عالم صفوی میں جھل
شاہ لولاک کا ہے ... سرخ زرد جل
ناسخ حکم میں ... عرش ... دل
نفس ... ازل
شیخ

کہ نہ احمد کا ہے ثانی نہ احمد کا دول

۹۹ تجلی صبح

پیشانی پر نور کہان پاے تجلی صبح

آئینہ مہر جو دکھلائیگا نشتر تجلی صبح

رو پہ دو آبرو کے طرح جھلا آ تجلی صبح

دور جو نہیں دیکھی کبھی تشتری مین جو جانا تجلی صبح

۱۰۰ افطار و زین

ہین مین ہر سو سمین

لعل جان سب ہین ان کا بیتن

آج محبوب و مین بتان ازبر

مخمس نے خوش دیکھ مین سنبل ارین

سحب

تا ابد دور محمد کا ہے روز اول | خاک سے پاک مقدس کی لگا کر صندل

۱۰۱ سی

کیا زبان ان کے وصف سے تعجب سی

دید شاق نظر وادوری

سمجھ کے پیش نشان سی

دیکھ روئے جو دا سی

روئی نورانی ٹہرے

ثابت ہی مین تجلی سے جرخ اودی

۱۰۲ سب

کہ لکشت یہی نمی بیتن

جب بیت نمی

ابیت یہی

نیتی

پڑ گئی گردن زرفت مین سنہری ہیکل | اولو بیت پہ تری مستفق ادیان و ملل

۱۲۸۳ھ

جود تیرے سے ہوئی دولت ایمان محکم
تیرے سے ہوئی عظمت ایمان محکم
فیض تیرے سے ہوئی سطوت ایمان محکم
عدل تیرے سے ہوئی شوکت ایمان محکم
لطف تیرے سے ہوئی

قہر سے سلطنتِ کفر ہوئی مستاصل

۱۲۸۵ھ

جانا اب باغ میں بہر تفرج خال بلبل
جب نظارہ کرو اے بہن انکہ چمن خوش
شاہا ملک ہے ادا سے وہ نہر مل وہیل
شاہا حضرت کا ہی تشدید و الامر واہل

صاد مازاغ بصر سرمۂ چشم اکحل

۱۲۸۰ھ

کعبہ حاجات کے نقاب بیضا ادنی
کہ آگے ہو گئے دریا ادنی
دست عیسیٰ بابے مسیحا ادنی
زمین میں ابن بیان خضر و مسیحا ادنی
سبقت جاہ میں اعلیٰ کے بہشتی ادنی

مصرف جود میں اکثر سے کے مرادف اقل

۱۲۰۷ھ

جب جہاں کے آراستہ بہشت قدم
تیرہ خاک کی صفا ہے جہاں قدم
انبیا کے سر کے جا بیں قدم
جنت میں نے رخ جا بین قدم
جسے فرقد سے

جس جگہ پاؤں کہیں سجدہ کریں لات و ہبل

۱۰ ناظم

تعقل اول کا ہے سر کس کی یہ حجب نجیب
ہے سر کون سی بیچا ہو حبیب
ہے سر نہیں کون سی ذات نجیب
یہ حیران ہے نہیں ہی سر آئینہ خانہ ذات
بہی نسبت کا ہے سر آئینہ ذات

شان نیرنگی مطلق ہے تجھے رنگ محل

ناظم

ہے سر کیا ہے عزت و غیرت خدا
ہے سر کیا ہو مطلوب خدا عین خدا
عبد ہمین ہے سر کیا ہو مطلوب خدا عین خدا
بس ہے معشوق غرض ان کا بولو خدا عین خدا
بس کا ہی ہے سر ہمین محبوب خدا

اک ذرا دیکھ سمجھ کر مری چشم احول

ناظم

ہے زمین بل کلا ربی ہے سر نسبت کا مقام
بس سر کون سی ہے بیاں کر جو طریقت کا مقام
صوفیوں کو ہی ہے سر حقیقت کا مقام
عبد و معبود میں ہے سر ہمین ہو حقیقت کا مقام
ہے حقیقت کو مجاز ہے سر آپ کا جبروت کا مقام

بے نیازی کو نیاز آپ کا نازش کا محل

ناظم

عینہ آنو ہے سر ہا وحدت و کثرت کا خلاف
سر کون ہے سمجھانا سے وحدت و کثرت کا خلاف
ذات اطلاق ہے سر او کہا وحدت و کثرت کا خلاف
رفع ہو جائے گا نہ وحدت و کثرت کا خلاف

میم احمد نے کیا آ کے یہ قصہ فیصل

ع ۱۱۱

اے خدا اون مو سو چھٹ کسکی شیدا یال و دلی

اسکو دیکھے ہٹ کیپ دیدال دوی

اوج دیدہ سے مین اجلال ڈنی

قلب پر مری آکر چڑھے مین آئے زردال ودنڈ

نظر آئے جب احمد مین

روز محشر ہون الٰہی مری آنکھین احول

ع ۱۱۲

پیشانی سے ہیں اب ان سے کیا بادل

سجدے کر تا ہے سو یثرب بطحا بادل

ع ۱۱۳

آج تجھ سے روز آفاق سے مرا جی طع

نبی ہر پاس سے نشان سے ارا جی طع

سے کی عنان سے ارا جی طع

چلا ری نشان سے بعد ارا جی طع

گرد ہو اسکی بہ مین اک قافیہ اچھا سا بادل

ع ۱۱۴

حسن مین تشنہ تماشا اندر ج

سے بھی اوج

آج کعبہ مین بچھا ہے مصلا بادل

مثال

زینت دنیا کی میں ایسا کسی نے پایا
گلشن دہر میں ہمراہ وہ آیا
پھر گلشن ... اور دل میں تصور آیا
نیز جو گواہ ہے بیماری کی لگا لایا

شہسوار عربی کے لیے کالا بادل

مثال

جمع اہل سموات و زمین کی حضور
اور کہ از جہان فانت دنیا کی حضور
جلوۂ نور خدا اندر شی ... در ... حضور
قبلۂ اہل نظر کعبۂ ابرو ... حضور

موئے سر قبلے کو گھیرے ہوئے کالا بادل

مثال

زلف عنبر آگیں میں ان کی کیسی ہے پُرخم
عرب ... جس میں ... ہے پیچ و خم
باغ رضوان میں ریحان ... عربی ... نہ
ہے گلستان میں سنبل عربی ...

رحمت خاص خداوند تعالیٰ بادل

مثال

ابرو ہوئے کی عیاں ایک کھڑی ہوئی ہے نون
ہوں سر ... کہیں اور ایک ڈوبی ہوئی ہے نون
جعد ... سر ... ہوئی ہے نون
مقابل ... ہوئے ... ہوئی ہے نون

برق سا کے موئے ... ہوئے بگلا بادل

۱۲۱۹ھ

کہ لعاب دہن شاہ کی پائے لذت

خضر وہ چشمۂ ظلمات سے ہووے نفرت

آرزو ان لب مبارک سے ہے جو رحمت

ور لب عیسیٰ لب جاں بخش نبی کی شہرت

۱۲۱۸ھ

تاریخ کا ہے بیان

جو ہے سب عیب سے پاک

ذات محمد کی

تا ابد قائم

سن ذرا کہتے ہیں کیا حضرت عیسیٰ بادل

شب معراج میں تھا عرش معلا بادل

۱۲۱۷ھ

ور الماس کی انتون کی یہ تشبیہ ضعیف

ہاں مگر غور میں وہ نوع ہے جسم لطیف

جس طرح تاب نیا یا ہوا چھپن صاف لطیف

چشمہ الصاد کی دکھلائے ہے ندان شریف

۱۲۲۰ھ

ہے نظافت لب سرکار کی تشبیہ بیان

حق کی نور ہے جو تھا زیر لب جلال پیدا

لا کلام ایسا ہے جو تھا نشان

زینت ہیں تھا بعد سر و براق

در یکتا ہے ترا اگرچہ یگانہ بادل

مرغزار چمن عالم بالا بادل

۱۲۱۰

عالی خوبست اسلام کی آن صمد

شرع میں صحبت میں ان کے دین میں بیچ

دو جہان میں ہے نزول ان کا ہمیشہ بالا

جنت اقلیم میں اس دین کا جاہ سب سے بڑا

تھاری عام رسالت کا گر جتا با دل

۱۲۱۵

شان ارفع سے تری ذات کی نمایاں ہے

بن میں صدا نقش زمین جیب ہے

دو جہاں میں ہے کے بیان و بیاں

اس بلندی کا تو جھلک ہے زمانے میں وہ زیب

گر جو نکلا تو جھکا سے ہوئے کاندھا بل

۱۲۱۸

اختر جود ترا سر سے چمکا

مہر توحید ترا خلق اکبر سے چمکا

فیض سے مرسے چمکا

نور ایمان ترا تیغ دو دم سے چمکا

دین اسلام تری تیغ دو دم

یاد و تھا قبلہ سے دیتا ہوا کاندھا بادل

۱۲۱۴

نجات کی گر جو کہ تم صحبت سے آج

جنت میں فیض

نہ نہیں کا پہنچایا فرمان آج

تیرا جو ان کو تحفہ میں سے سامان آج

زر و زیبا جس سے

فلک پیر کو لا یا دے کا ندھا بادل

۱۲۰

عرش سے جولاں گہ ہو عالم سے گری
برکتیں ہوتی نیساں کی جھڑی
جودہ جود جبل ہوئے کامل تھری
جملہ اوصاف میں ارطو سے جھکنی جاری
تیغ میدان شجاعت میں جھکنی جاری

ہاتھ گلزار سخاوت میں برستا بادل

۱۲۱

مطلع رابع
روضۂ پاک پہ اے زینہ بیاباں سے سرکی
انجمن ناوہ جلا ہے میں حسرات و مشعل
مرجع کل تو آیا بی سے نجوم و غفار دل
ہے اعلیٰ تری سرکا ابر جا ب

میرے ایمان مفصل کا یہی ہے مجمل تو

۱۲۲

شب میں پیتی ملک لئے بانکی ترے زینہ وقت
شب میں قصہ نعت نبی آکر ہوا جی مرے تخت
صبح میں جلوہ جنت کی ملک وحشی دیکھے
محسن آ سمجھی گلزار ثنا جابت کی یہ

کہ اجابت کا چلا آتا ہے گھرتا بادل

۱۲۳

تشنگی حسان تری مدح میں فیض عالی
کہ بہ تفصیل دکھائے سخن اجمالی
وجد میں طبع ہو بنگالہ بن مضمون حالی
ہو ثنا کر بہ نعت نبی ہر آ

نہ مرا شعر نہ قطعہ نہ قصیدہ نہ غزل

۱۳۱

[illegible] ارمان تمنا ہو مجھے

[illegible] ہو مجھے

[illegible] ہو مجھے

نعت [illegible] ہو مجھے

دین و دنیا مین کسی کا نہ سہارا ہو مجھے

صرف تیرا ہی بھروسہ تری قوت ترا بل

۱۳۲

[illegible] ارمان [illegible] یاد [illegible]

دل مین [illegible] ارمان [illegible] یاد [illegible]

[illegible]

شوق دیدار مین [illegible] ارمان [illegible] یاد [illegible]

آرزو ہے [illegible] وصال [illegible] یاد [illegible]

شکل تیری نظر آئے مجھے جب آئے اجل

۱۳۳

[illegible]

[illegible] شوق [illegible]

[illegible]

سبز [illegible] دعا [illegible]

[illegible] جہان [illegible] شاخ [illegible]

[illegible] امید [illegible] نخل [illegible]

جسکی ہر شاخ مین ہون پھول ہر اک پھول مین پھل

۱۳۴

[illegible]

[illegible] گلشن [illegible]

[illegible]

[illegible]

نفس امارہ کا دل سے [illegible]

نام [illegible]

لب پہ ہو صلّ علیٰ دل مین ہے عزّ و جل

۱۲۹۵

بنت مسکن تد سب جامعی کے لئے زینت زیب جبیں

سہل موتی ہو کئی آ کے [illegible] یہ دلیل

جان مژدہ کہ [illegible] سب [illegible]

[illegible] کی [illegible] ایوان [illegible]

۱۲۹۵

[illegible] الا [illegible] اللات [illegible]

دل [illegible] اکبر [illegible]

[illegible] تصور [illegible] است [illegible]

[illegible] اب [illegible]

گر مریجان تمدنے کو جو چلتی ہے تو چل	گوشہ قبر نظر آئے مجھے نقش محل

۱۲۹۵

دم جلوہ وان قامت رعنا سے عیاں ہے دلبری

[illegible] نقش [illegible] ساز [illegible] نازکی

خانہ جسم میں [illegible] غایت [illegible]

میں [illegible] ان [illegible] تنہا [illegible] عت [illegible] ی

[illegible]

۱۲۹۵

[illegible] کرد [illegible] میری [illegible]

[illegible] ابرو [illegible]

[illegible] ان [illegible] اب [illegible]

[illegible]

فکر فردا تو نہ کر دیکھ لیا جائیگا کل ؛	نہ اوٹھاتا کوئی تکلیف نہ ہو نا بیکل

۱۳۹

دل مین دنیا کا نہ ارمان رہے بعد فنا

خوف عقبیٰ کا نہ ایمان مین رہے بعد فنا

شعلۂ نعش نمایان رہے

رخ انور کا ترے دھیان رہے بعد فنا

۱۴۱

[illegible]

میرے ہمراہ چلے راہ عدم مین مشعل

عارض شاہد محشر ہو اگر حسن عمل

۱۴۰

[illegible]

۱۴۲

[illegible]

آتین میزان مین جب افعال صحیح و معتل

ہاتھ مین ہو یہی مستانہ قصیدہ غزل

اک گھنٹے میں سب اک پھیر زبان بہ ... سہ ترا

لیکن بیکنٹھ ... ان جان جان ب ...

... آواز جہان ب ...

... آکر ایان ب ...

سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل

تمام شد

تخلص عرشی

تقریظ دل تاریخ از طبع وقاد الملل اکمل اسر آمد شعرا جناب مولوی ابوالقاسم فضل ...

جزو گرد شہرستان رسوائی عرشی ننگ آفرینش که در جہان ہیچی و ناکامی
بابوالقاسم فضل رب عرشی کوس بلند آوازگی مینوازد پیشگاه کارکیائی قلم و معانی
اصمعی دوران ثانی فرزدق و قحطان مخدومنا المعظم سید کاظم حسین صاحب
شیفته خیالات تباه خود را در نورد تاریخ بامید اجابت ارمغان میفرستد
و خود را به تمنای قبول امیدوار اثر میکند

وای براین خواهش بی سود وهم

تاریخ انطباع خمسهٔ نعتیه

کاظم حسین شیفته کز فکر عرش پوی | بی نردبان رسید به عرشِ سخنوری
پاشید در جهانِ سخن کلک انورش | صد چشمه های نور چو خورشید خاوری
افشانده بر سپهر خیال معنبرش | صد طبله های مشک چو جعدِ معنبری
رضوان گر از لطافتِ طبعش خبر دهد | سجده کند بخاکِ درش آب کوثری
گر نظم را بجامه صلائی بقا زند | آب خضر بر آورد از کلکِ عنبری
بنوشت خمسه که بنعت زین اگر می | صد باغ آفرین دمد از گور عنصری
آموخت روزگار ز طبع مهذبش | آئین نعت گوئی و آداب بوذری
آن دو صد را که محسن کاکوروی نشاند | در خاکنای هند ز نعت پیغمبری
بالای آن صد لقیه رگِ کلکِ شیفته | گه گرد باغبانی و گه گرد کوثری
صد بافته بکارگهش بنگری عیان | رشکِ نثار رومی و دیبای ششتری
چون خمسه را فرستد بمطبع برای چاپ | از حسنِ چاپ عقد پری بسته یا پرند
عرشی شگفته ام بزبان قبولیت | این شعر را که خوانده بصد ناز و دلبری

در یک هزار و دو صد و هشتاد و بست و شش
مطبوع گشت خمسهٔ نعت پیمبری

قطعه تاریخ در صنعت صوری و معنوی

از نتیجهٔ افکار منشی سراج الدین احمد سراج برادرزادهٔ مصنف خمسه

فکر جناب شیفته کار مسیح کرد / بدمید جان تازه درین پیکر خیال
بنگر رخ عروس سخن را بحسن و زیب / آراسته ماشطهٔ فکر با کمال چو
ہیہات که حسن شاهد پاک قصیده را / بر هر ... تند ز خمسه بصد زینت و جمال
احسن به فکر محسن و تحسین پی شیفته / تا زیجیان او بود و این چه خوش مقال
بگزر دلا ز طول و بگو حرف مختصر / بیمثل بی قرین و شد خمسه بیمثال

کلک سراج سال ز هجرت شمار کرد
بس یکهزار و سه صد و شش ماند و سال حال

۱۳۰۶ هـ

ایضاً در صنعت معنوی

جمعی تسبه بی بدل طبع گشت / مصرع و شعر آن انتخاب است